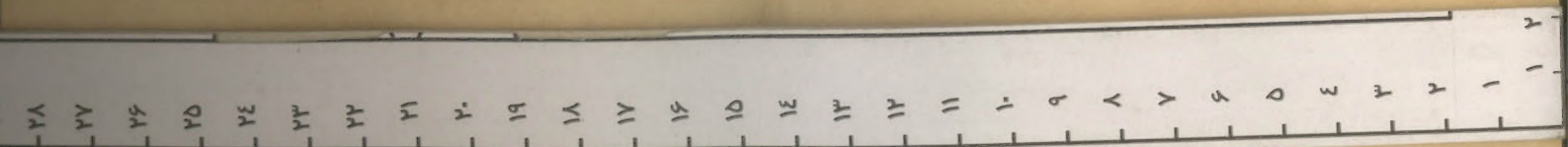




کتابخانه
مجلس شورای
اسلامی

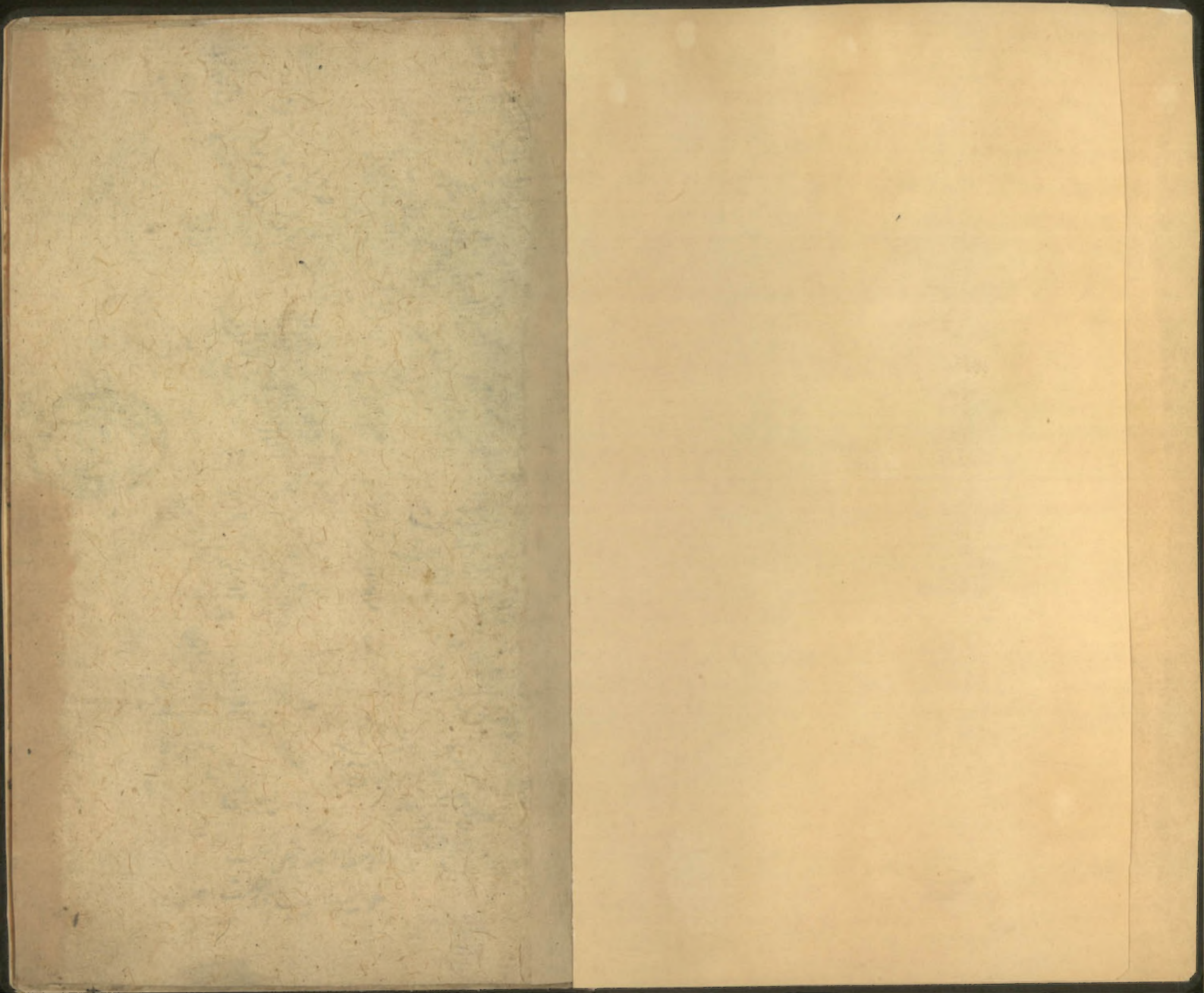
۱۶۱

1000
1000
1000
1000



1941
P.V.C.V.
C-2

1
2
3
4
5
6
7
8
9
10
11
12
13
14
15
16
17
18
19
20
21
22
23
24
25
26
27
28
29
30
31
32
33
34
35
36
37
38
39
40
41
42
43
44
45
46
47
48
49
50
51
52
53
54
55
56
57
58
59
60
61
62
63
64
65
66
67
68
69
70
71
72
73
74
75
76
77
78
79
80
81
82
83
84
85
86
87
88
89
90
91
92
93
94
95
96
97
98
99
100



سید الدار الحسن الرحمن
 بعد حمد عالی مقصود و صلوات سلام امام الانبیاء و کتبہ الامام علیہ السلام
 و احبابہ السلام الف الصلوٰۃ والسلام کی یہ تحریر ولید زبردست مردی و لانا ستارہ
 عبد الغفور دیوبندی مرحوم کی تحریر کا جسے ترجمہ می تا اعلیٰ اویفہ تک سبکی
 سمجھ میں ہو یہ اور ہر ایک مستفی اس سے نفع یا کہ نفع پہنچانے والا
 کی حتیٰ میں دعاء و خیر و نمان بر لایب اعلیٰ الصاف سے ہر القیامی کہ اس قدر
 ولید بر بر کان و ہر بر اور علی باطل میں فرق کر کے اس کی دلائل شریعہ کے
 جو تائید شیعوں کی کتابوں سے لکھی ہیں ان کی کتابوں میں میں یا نہیں اسکو
 چاہیے کہ یہ شاہ صاحب کی کتاب میں دیکھ کر شیعوں کی کتابوں سے مطابقت
 یا ان کی عالموں سے جو یہ کہ اگر باوئے کہن مرشد کے معنی بہت اظہار کر
 کیا سبب ہو اور انہی دیر لکھانے اور خلاف معمول ہر دین خرابیے مرد
 حضرت علیؑ سے ارادہ کیا نہ کہ اس وقت حضور میں نہ ہو یہ اور راستے سے اپنے
 غریب خانے کو یہ جاوے لیکن اگر یہ جانا حضرت کے قدم نہ دیکھنے سے رنج
 یا نا لاجا حاضر ہوا احمد دارموند کہ قصہ عفو فرمائیے اور اگر حضرت کے اوقات
 میں داخل نہ ہو تو واقعی معمول کی خواہ تائید سبب پر مویہ کا یہ ہوا اگر ہر ایک
 آشنا ہے انکو اسناد و دست جانی ہمہ چیز جب جانتا تھا اور ہر حق میں انہا کو
 پہچانتا تھا جس وقت حضرت کے حضور میں آتا راستے میں ان سے ملنے کا لیتا اگر

سید الدار الحسن الرحمن
 بعد حمد عالی مقصود و صلوات سلام امام الانبیاء و کتبہ الامام علیہ السلام
 و احبابہ السلام الف الصلوٰۃ والسلام کی یہ تحریر ولید زبردست مردی و لانا ستارہ
 عبد الغفور دیوبندی مرحوم کی تحریر کا جسے ترجمہ می تا اعلیٰ اویفہ تک سبکی
 سمجھ میں ہو یہ اور ہر ایک مستفی اس سے نفع یا کہ نفع پہنچانے والا
 کی حتیٰ میں دعاء و خیر و نمان بر لایب اعلیٰ الصاف سے ہر القیامی کہ اس قدر
 ولید بر بر کان و ہر بر اور علی باطل میں فرق کر کے اس کی دلائل شریعہ کے
 جو تائید شیعوں کی کتابوں سے لکھی ہیں ان کی کتابوں میں میں یا نہیں اسکو
 چاہیے کہ یہ شاہ صاحب کی کتاب میں دیکھ کر شیعوں کی کتابوں سے مطابقت
 یا ان کی عالموں سے جو یہ کہ اگر باوئے کہن مرشد کے معنی بہت اظہار کر
 کیا سبب ہو اور انہی دیر لکھانے اور خلاف معمول ہر دین خرابیے مرد
 حضرت علیؑ سے ارادہ کیا نہ کہ اس وقت حضور میں نہ ہو یہ اور راستے سے اپنے
 غریب خانے کو یہ جاوے لیکن اگر یہ جانا حضرت کے قدم نہ دیکھنے سے رنج
 یا نا لاجا حاضر ہوا احمد دارموند کہ قصہ عفو فرمائیے اور اگر حضرت کے اوقات
 میں داخل نہ ہو تو واقعی معمول کی خواہ تائید سبب پر مویہ کا یہ ہوا اگر ہر ایک
 آشنا ہے انکو اسناد و دست جانی ہمہ چیز جب جانتا تھا اور ہر حق میں انہا کو
 پہچانتا تھا جس وقت حضرت کے حضور میں آتا راستے میں ان سے ملنے کا لیتا اگر

سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
 آمدہ سوی و قدسی فی و زمان طلی

انکو کہ میں یا نالاج ابیدار ہو رہا ہوں مذہب کا ہی ذکر انسانی طور پر
 نہیں کر سکتا غالی یا یا ہر طرح سے میں نے جانا کہ کلمہ یا اس سے آگے نہیں
 اور علیہ السلام نے خاتم باؤں لکھ کر انکو پہنچا دیا اور ان سے
 میرے دل کا رشتہ محبت توڑا اسوقت انہی نے خاتم یا یا دوزخ راہ ہوا
 مرشد شہد خدا جل و علا کا بجا لاؤ کہ تم مجھے سلام آئے اور انکو وہاں سے بھاگ
 باہر حدیث نہ بھیس معلوم ہوتا ہی کہ آدمی گمراہ ہوا انہی نے ہی اور انہی سے
 علماء اسرائیل کا زبان ہی اب نکلا جاتا ہے کہ شیعوں کا عقاید باطلہ اور مسائل
 وادعیہ معلوم کرو اور انکو انہی مخالف مذہب خاتم یا یا باؤں پر کان نہیں بندھو
 میں نے جو جملہ انکی ابتدا انتہا سنا مایوں اور انکی عدالت بتا مایوں ہم دیکھے
 کان دہر و اور نہ تقریر فقط کہ درمید حضرت ہر مرشد الہی کے فرمودے
 علیہ السلام ہی اگر محاربہ و لاجال برائے شرف ہوں تو کما حقہ ہی علم راستہ
 سے اپنے دل میں خیال کرانا تھا کہ حضرت سے اس فریق کا حال کون ہے
 اور عرض کرے کہ انکو صحابہ کرام سے غذاوت کہنیکہا کی سبب سے مرشد
 مذہب را فضیلت لکھا ہو ورنہ میں نے لکھا ہی اٹھن ہر ذرا عند الہ اس سبب ہو
 ہی کہ اس سے انکے مذہب کی زوالی اور یہودی ہی حضرت فاروق اعظم
 رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تہا ہدیہ الہی سیکڑوں شہدوں پر اعلیٰ اسلام نے
 فتح پائی اور ہر بار وہی اور نصارت اور محوس اور شریک بندی میں
 غلام ہو گیا جو اسے لاجا خوف سے اسلام لایے مگر جو انہی جو ان اور ہر



تھے کہ انہی دلائل میں جمیع رکعت تھے خرابی اسلام اور اعلیٰ اسلام کی اسلئے
 جانا کرتے تھے آئمہ ہذا اسنی بدبر میں جان دیتے اور میرے تھے حضرت
 فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے انتظام ریاست اور جس سیاست کی تھی مقدمے
 میں زبان نہان ہلاتے تھے اپنے اپنے خاوندوں کی خدمت کرتے تھے کیسیا
 باہر جاتے نہ آتے تھے اگر کہ حضرت فاروق اور کسی کا عین ذوالی تھے انہیں
 میں نے ناوہلات فقہ الکفر اپنے عقول سے لکھتے تھے آخر حضرت فاروق اعظم رضی
 زمانہ تمام ہوا اور بعد مملکت کا سنو ہی میں جابر الصحاب شہری خلافت کے مقدمے
 میں گفتگو کرتے تھے اور اپنے اپنے محبوب را فضل جابک خلافت کا نام اپنے کان سے
 دہر دے لیا جب اس سے خلافت حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ فرما رہی تھی اور
 دوسروں کی امید نہ رہی البتہ میں جاکر اپنے ایک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے افضل تھے اور علم اور شجاعت میں سب سے افضل تھے انکے
 ہوتے ہوئے خلافت دوسروں کو ملتی نہیں کیونکہ کوئی انہی سے خانی نہیں حضرت عثمان
 ذی النورین رضی اللہ عنہ دوسرے سخاوت عبادت میں لدار تھے اور اپنے کثرت
 حلم سے مردان وغیرہ مفسدون کی تقریریں درگزر تھے کسیکو نہ ماری نہ قمار تھے
 تھے آخر مردانیا فساد سے صحابہ میں اختلاف پڑا نہایت ترعت بدعت ہو چکی کہ
 بلوہ ہوا اور اہل لون نے حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ کو نہایت ظلم نصیب دینے
 کہ میں کو دیکھا ماریے موافق خبر محمد صادق صلعم نے حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ
 لکھ کر ہو کہ جنت کو سدا ماریے اور خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ پر مقرر ہو باقی اس
 ختمہ و فساد سے الیس میں عدالت برپا ہو ورنہ یہ دلائل جو بات منظر ہی

بن آدمی عبداللہ بن عباسی جماعت کو لیکھا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خاندان میں
 داخل ہوا اور لوگوں سے مخفی کہنے لگا کہ حضرت سید النورین کا قتل حضرت علی مرتضیٰ
 رضی اللہ عنہ کی عین خواہش اور رضا تھی لہذا خلافت کے لئے اور خلافت کو کسی منتہی ملک
 شیعہ میں سے ہی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قرابت وصیت علم شیعہ ائمہ
 کو مل کر ان کو خلافت میں ہی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مشورہ تھا لہذا حضرت
 علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ویرہ ویرہ خیال کرتے تھے کہ اب تاحی جو روایا اور انکی تالیفات
 میں تقریر کیا وہ ان کو خلافت کے لئے تیار کرے اور ان کی طرف سے اس کا علم ہے
 اور حکم ماننے سے انکی جہالت ہے ہمیں یہ باتیں دینے ہیں اور شیعیان کے علم کا
 واقعہ کو دینے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہماری محنت و توفیق ان کی توفیق کے مقول ہیں
 اور خدا کی عبادت ہے اپنے تئیں یہ قبول نہیں ہم سب باتیں کہ کہنا تھا کہ
 کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ یہ روایا ظاہر ہونے یا وہ شیعوں کی زبان
 سے نہ نکلتے اور یہ اگر کسی سے یہ باتیں سنیں تو قسمیں لیا کہ انکار کریں گے
 اور اصل کرنے والوں کو کہیں گے جو ہماری کہنیا یقین نہ لادے حضرت علی مرتضیٰ رضی
 اللہ عنہ کے حضور میں یہ باتیں ہو گئیں وہ ہماری نقل و افق انکار میں اسے خواہجہ سہ
 ہر باتیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حضور میں لوگوں نے یہ باتیں حضرت علی مرتضیٰ
 رضی اللہ عنہ کے حضور میں کہاتے اور باتوں کے حقیقی مدد و عافیات اس طرح ہو رہی تھیں
 حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ اور وقت اور موقع سے یہ باتیں کہنے کو ہم
 کو کہ جیسے ہر تہ سے عرض اصل مذہب بنو لگا ہو دیوں مقرر ہونے ہی کو پہنچے
 انکا کوئی کلام خالی اقرار سے نہیں کوئی عقیدہ انکا ثابت نہیں ہوا کہ کہتے ہیں

اور انکا اس

اور کہنیا کہیں کہ انکا مذہب ملخص میں لادو لہذا مذہب میں ہر دووں کو
 خدا کی باری اور سرمد حضرت جواس فریقے یا حق میں فرمایا میں یقین لایا کہ
 احمد و ارموں کو لیکھا عقیدہ محمد فرماتے اور ہر تہ سے یہ مسائل ہی سناتے
 مرشد خلافت کے مذہب سنایا ہوں خدا جل و علا کو مصطفیٰ ایمہ دے تھا
 اہل حق سے جو عقیدہ بدر کہتے ہیں نہا ہوں خدا جل و علا کو شیعیان کو یہ سب
 باتیں میں کو مذہب اور صاحب الحقائق اور شیعہ قدام و امام خود کو اور انھوں کو انکا
 بھوکا جانتے ہیں اور انکی نسبت امام خود کی طرف کرتے ہیں یعنی خدا جل و علا انکی
 فعل کا یہ نالی ارادہ کرنا ہی جب کہ ہے یہ واقعہ ہر تہ سے ہر طرف
 و ہر تہ سے ہر خدا جل و علا ہر تہ سے شیعوں کے سبکی کرانی پر راضی ہی کو
 ہر تہ سے اپنے اپنے مذہب کو کہتے ہیں خدا جل و علا ہر تہ سے شیعوں کے حکم کے ساتھ ہر تہ سے
 اور بعض امام کہتے ہیں کہ خدا جل و علا ہر اماموں میں درایا اور اماموں میں ہر
 جو کہ ہر تہ سے ہر خدا جل و علا ہر واجب ہی کہ شیعوں کو کہہ ہی مل بد
 کو کہ حجب میں ہر تہ سے اور شیعوں کو کہتے ہیں یقین کریں اپنے عمل سے وہ حق
 میں ہو گیا وہ اور قابل ہیں کہ اہل سنت کی جگہاں قیادت میں خدا شیعوں کو دے لگا
 اور شیعوں کے اعمال پر کا مواخذہ اور حساب بنو لیں لیکھا اور کہتے ہیں کہ خدا کا حکم اماموں
 کو تو ہر تہ سے اور جو کہ اماموں کی مرضی ہو ہی و وہی خدا کہنیا ہی اور سنایا ہی
 خدا جل و علا کی صفات میں بہت و اہمیت کہتے ہیں کہنیا میں کا بعض صفات لکھا
 میں ہر روایت لکھتے ہیں مرید حادی و ہر تہ سے ہر تہ سے شیعیان کہتے ہیں

انکو ایسی جاننے میں یا انہیں ہی عقیدہ بدرکھتے ہیں مگر خدا جل جلالہ ان کو
 اس میں صاف جاننے میں خدا اور انبیاء کے درمیان میں درجہ تعلیم کا فرق ہے اور اس
 بات پر شیعہ کا حال شیعوں کی کتابوں میں مذکور ہے کہ ان کا جواب ہے نہ ان کا یہ
 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سیکھ کر لیا خدا جل و علا نے جبریل کو بعد از ان کو بھیجا
 کہ تو کون ہیں کون جبریل ہے جواب یہ کہ تو کون ہیں میں اللہ جل شانہ غضب میں آیا ہوں
 بزرگرس جبریل سے کوئی کلام زبان پر نہ لایا بعد بیش جس سے پہر پہلا سوال کیا جبریل
 نے کلام ہی جواب دیا لا کون برس اس خطاب سے کہ تو کہنے جبریل اس جواب
 کے جواب میں بڑے رے آخر جبریل نے کہا کہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جان
 اور اس کو جانے کہ اللہ جل شانہ کی حیثیت میں سوال کیا جواب میں عرض کر کہ تو خانی
 میں مخلوق تو رازق میں مرنور حق تعالیٰ کے جبریل اور حضرت خضر علیہ السلام
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حاضر ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس شخص کا ایک نزل میں
 آئے جبریل ایسی دیکھتے ہی اتر کر اسے جو اسے استادی العقادی زمانہ پر لایا
 حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اس کے بعد وجہ استادی کہنے کے سوال فرمایا جبریل نے تمام
 حقیقت سنا ہے یہ حکایت شیعوں کے علماء میں مشہور ہے اور کتب معمرہ میں مذکور ہے
 اور بعض شیعہ حضرت جبریل پر تہمت خیانت کی دہرتے ہیں اور حال عصمت علیہ السلام
 کہ اللہ جل شانہ جبریل کو علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا ہے یہو یہاں سے محمد رسول اللہ
 صلعم کے پاس آئے جو شیعوں نے عقیدہ رکھتے ہیں وہ جبریل کو جاہل سامی کہتے ہیں
 اور وہ انبیاء جبریل ایمان کی خدمت میں شیعہ کرتے ہیں اسکا طویل ہی انہی شیعوں
 کی بددینی کو پس کرنا ہی ان سے زیادہ فضول ہی چرچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے

۱۰۰

۱۰۱

مذہب میں یہی کہ نبی محمد خدا علیہ السلام کے جبریل کے پاس نہیں آئے
 اور جبریل ان کے لایا شیعوں کا مذہب ہی تمام مطابق ہی یا مخالف اور ان ہی مرنور
 شیعوں کی نزدیکی بعد نبی محمد خدا علیہ السلام کے جبریل حضرت علی کے پاس آئے تھے اور انہیں انہی
 سے مکرورت نہیں دیکھتے تھے اور قرآن ہی نہیں لایا تھے مرید حضرت بزرگوار
 کو شیعہ جیسا ہم ماننے میں ماننے میں یا انہیں کہہ اور عقیدہ رکھتے ہیں اور اور طریقے جاننے
 ہیں مگر خدا اب انہی علیہم السلام کی خدمت میں جو نیاز شیعوں کو یہی سنا ہوا ہے
 محمد کے عقاید بتاتا ہوں حضرت آدم علیہ السلام کو کہنے میں کہ اللہ جل شانہ سے
 باہر آتے ہر انکو و سید کران نے یہی بخت لایا اور روز متناق کے جو حقائق انہی ہی
 اور رسول کی رسالت اور ایمان کی امامت کا سبب عہد لایا ہے بلکہ اور آدم علیہ السلام
 جبریل کے جواب دیکھتے اور انہی علیہم السلام کو انہی علیہم السلام پر فضیلت دیتے ہیں
 اور انہی علیہم السلام جو انہی میں افضل اکمل ہے انکو ائمہ کہتے ہیں ان میں شیعہ کہہ لایا ہوں
 کی دلیل یہ شیعان علی سے مراد لیتے ہیں اور شیعوں کی حدیث بساط میں مذکور ہے
 کہ ملائکہ کے حکم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دم نہیں لے سکتے ہیں اور انہی عالم ارواح میں
 ہو جاتے ہیں اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانت نہیں کہتے ہیں عصمت انہی میں ہے
 شیعوں کو بہت تکرار اور کلام ہی ایچہ کو معصوم جاننا اور جبریل اور انہی کو خطی مذہب
 پہ جاننا نہایت حیرت کا مقام ہی مرید سبحان اللہ کو ہی عاقل خدا جل و علا کو الیسا
 جاننا ہو گا جن صفات و نسبہ قوم ماننے میں کو ہی جاننا ہو گا جو خدا کو الیسا جاننا ہو گا
 مصطفیٰ خدا علیہ السلام کو کیا ماننا ہو مگر خدا اب سید الانبیاء افضل الکریم علیہ السلام
 الصلوٰۃ والسلام کا حال جو شیعوں کی کتابوں میں ہی مذکور ہو تا انہی شیعوں کی

جہالت اس قدر ہے کہ کہان تک بناؤں بعض لکھ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
 صلوات اللہ علیہ کا جانتے ہیں اور شریک نبوت میں ملتے ہیں اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے
 کہ حضرت علی مرتضیٰ نے نبی سے ایک عالم میں افضل ہیں اگرچہ اس عالم میں حضرت محمد علی
 مرتضیٰ سے اعلیٰ اور اعلیٰ میں بعض شیعوں کی کتاوغاں لکھا ہے کہ الرجل شاعر ایک نے
 حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا میں تجھ کو علی مرتضیٰ کا مرتبہ بتاؤں اور حکمت خاص علی
 مرتضیٰ کی دکھائوں حضرت نے عرض کی کہ میری یہ کمال غمازی جو کہ علی کا مرتبہ ہو چکا ہے
 خداوند اکبر حضرت صلوات اللہ علیہ کا عالم ہو اگرچہ میں لوگ کہتے ہیں حاجی حضرت صلوات
 اللہ علیہ ان کو کہتے ہیں جو چاہے کہ تم میں ان کے ہونے کی وجہ سے جواب دے کہ اس عالم
 ملک علی اس اہل بیت کا ہے میں اور شیعیان علی کہ سوا ہے علی کہ کسی نہایت
 میں اس میں رشتے میں سوا ہے خدا جانتا ہے کہ سر علی کا اس طرف ہو تو اس کی کوئی
 ہم سب میں استقلال کو آتے شاید یہی ہو جو خلاف معمول شریف لایے حضرت فرما
 کہ تم مجھ کو جانتے ہو اور کسی نبی کو ملتے ہو انہو نے جواب دے کہ تم سوا ہے علی کہ کسی
 جانتے میں نہ جانتے میں فقط ولایت علی کی مانتے ہیں سبحان اللہ شیعوں کی اس جہالت
 حد تک کو کوئی ترشہ پہلا ان ہونوں پر نفیس کہ حضرت عبدالمسلم کی بہر شان
 علی کہ کوئی فرسٹاؤ نبی اور ولی حضرت کا مرتبہ سے غافل اور جبروت ملکوت است
 میں کوئی حضرت سے جا مل نہیں اور شیعیہ کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 تمام حضرت صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے درجے سے ہی چھوٹے رہی اور کوئی
 سنا ہے خوف سے بھی ہوئے کہ مرتبہ ثبات سے دل میں آئے بعض کہتے تھے حضرت
 مرتضیٰ علی کہ سنا ہے اگرچہ کہتے تھے ناجی اور یہ او بیان جو شیعیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 والہ وسلم کی شان میں کہتے ہیں ان کی نقل کرنے میں دل کا غیظا ہے اور بدن ہر ہر آما

ہی اور ایمان کے جذبہ کا خوف آنا ہی مرتبہ حضرت ہر مرتبہ حضرت ہر مرتبہ حضرت ہر مرتبہ
 مرتبہ حضرت ہر مرتبہ حضرت ہر مرتبہ حضرت ہر مرتبہ حضرت ہر مرتبہ حضرت ہر مرتبہ
 کوئی جان و دل سے مرتبہ جانتے ہیں حضرت ہر مرتبہ حضرت ہر مرتبہ حضرت ہر مرتبہ
 اس کے معنی ہر مرتبہ ہر مرتبہ حضرت ہر مرتبہ حضرت ہر مرتبہ حضرت ہر مرتبہ
 افضل اللہ علیہ بلکہ فصاحت معجزات میں سب سے اعلیٰ مرتبہ خدا جل و علاہ علیہ
 انما لہ الحفظون ولا تبدل الکلمات اللہ سے اشارہ کیے کہ اس کتاب کے ہر کتاب
 میں کوئی اسکو تعزید نہ کر سکیں قیامت تک ہر قرآن محفوظ باقی رہے سورس
 قرآن کو شیعیہ باطن عثمانی جانتے ہیں محفوظ نہیں ملتے تھے میں کہ صحابیوں نے جس جز
 جو اہل بیت کی تعریف میں ہے کہتے ہیں اور میں اپنے جہان میں ہے اور ہر لای
 تو رب الخیر وراحمین کہ ہر فرقہ میں ہر مرتبہ کہتے ہیں جو ہی سونہ لکھا کہ اہل بیت
 قرآن جو ہر فرقہ میں کہتے ہیں کہ غار میں جیسے ہوئے ہیں ان کے پاس ہر اہل بیت
 میں کسی شیعیہ کو دو قرآن نہیں ملتا ہے سب لکھا ہے کہ یہی قرآن تھے اور ان کے پاس
 اس کے ساتھ ہر فرقہ ہر فرقہ اور اس میں ہر فرقہ اصل قرآن سے اپنے فرقہ میں سب شیعیہ محرم
 میں لکھا ہے کہ یہی قرآن کو تیرے لیکس صحابیوں کی اس میں تعریف ہے سے دل میں غم
 ہر فرقہ ہر فرقہ ہر فرقہ اہل بیت کو آما حدیقہ یعنی مانتے ہوئے اور ان حضرات کو ہر فرقہ
 جانتے ہوئے ہر فرقہ صاحب سنا جانتے کہ شیعیہ دعویٰ اہل بیت نبوت کی محبت کا
 کوئی ہے اور اس بات کا نہایت غم ہر فرقہ میں اہل بیت نبوت زمان عرب حق قضا
 نبی کی بی بیوں کا نام ہی کہ جسکی نظر میں نازل اللہ کا کلام ہی ہوا ان پاک بیوں
 میں دو کو شیعیہ مانتے ہیں اور اوروں کو کافرہ منافقہ جانتے ہیں خصوصاً حضرت

عائشہ صدیقہ مجبور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہادیں اور نبی کے لئے
 ہیں اور حضرت عائشہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح بوقت کو اٹھنے اور نبی کے لئے
 ایدہ اور نبی کے لئے حضرت شیخ اہل بیت اور لاد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
 ہیں اور اپنے نزدیک انکو جان و دل سے ماننے ہیں سرمدہ الیہ اللہ العالیہ
 کی قرب جنتوں کو ہی جان کرنا ہوں اسیر کان و ہر وقت ہر وقت ہر وقت ہر وقت
 صلیم کے معاصر اور یہ یحییٰ بن جنت ہیں داخل ہوئے لکن کونسا کس قابل ہوئے
 قتلہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانتیاں حقیقی نہیں ہیں سوا نبی فقط النبی
 فاطمہ الزہراء صلوات اللہ علیہا علیہا وعلیہا کو ماننے ہیں اور نبیوں کو لڑنے
 شیخ حضرت کی اولاد ہی نہیں جانتے ہیں اور حضرت خاتون جنت کے نبی ہیں نبی
 والہ کتبہامی کہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فدک کے چوبیس ہاتھ سے روایات
 صبح و شام فدک کی دعا و غریبہ میں اوقات اپنی کہو یا کہے راویوں کو حضرت
 اپنے کہوں میں آرام سے سوئے تھے حضرت سے دوکانی دوکانی دروازہ دروازہ
 جلدیہ بہرہ تھے اور روئے تھے اکیلا تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دست
 سسرون کو حضرت کے شیعہ گاہان میں سے سوا نبی حضرت علی کے اور دونوں کے
 نام نبیوں کے نہیں تھے سرمدہ حضرت جب اہل بیت کے ساتھ اس موقع کا یہ حال ہی
 تو صحابہ کے نبی ہیں لکن کیا عقیدہ ہوگا اور کیا مقال میں سرمدہ صحابیوں میں سے کوئی ہے
 کے نبی جابر کو با ایمان جانتے باقی ایک لاکھ چوبیس ہزار کو منافق کہتے اور انکو نہیں جانتے
 انصاف کرو اور انہا کا جو حضرت سے رہنے میں کہتے اور انکی ابو حضرت کے سرمدہ لایے

٥٠

کی امید تھی لاکھوں آدمی ایمان لادیں اور وہ ایمان لائے بغیر والوں میں سوائے تیرہ ہزار کے
میں بھی ایمان نہ آویں گوں ماقبل اس عقیدہ باطل کو ماننا اور اس عقیدہ کا ساتھ نہ دینے
کو مسلمان جاننا عربی حضرت بر سر مرشد علی مشکل کن کو تو یقینی شے ہے ہونے اور اس حضرت
کو جامع صفات کہاں جانتے ہوئے مرشد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حال کو جھٹکا کرتے
ہیں اور بروقت انکی شیخ کو لکھا کہ ہر شے میں سنا جائے اور انکی محبت کیا کہا جائے
حضرت علی کو محبوب بہت تھی اور نیز صدراعظم اور وقت اور بجاعت میں سے تیرا ایک
حق جان لیتے ہیں کہ ماریے درگاہ محمدیہ بنا چھاپا رہے صحابہ کا ساتھ نہ لیں لیکن
کہہ دیتے ہیں انکار میں شے بنائے رہے جسے غی جہت درگاہ رہے روزہ اپنے ہر
خلاف کو لیتے رہے اور غار نشینی کا بھی بڑے رہے جب حضرت عمر فاروقؓ نے کلکھائی
آل کو مکرر اٹھوایا ہے اور جو کہ جانتے تھے انکی زبان سے ملواتے تھے وہاں تک شہ
نہرو دینی سے جہاں لیتے حضرت شیر خدا نے ماریے درگاہ کو نہ لکھ چکے ہیں
جناح شیعہ اپنے کلکھائی میں روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے
اس مقدسے میں آؤں کہ غیب متاخر ہے میں جو کہی حضرت شیر خدا ایک طریقی
عبوب کی نسبت کہ ہے اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے پاک و امن کو کہتے ہیں کہ
وہ دنیا میں مسلمان کے نزدیک جہونا کا فرکہ لاؤں گا اور بعد مریے کے غدار تیرہ ہیں
کو خدا مریے کو دوزخ میں جاؤں گا مرید ہر روز خداوند حضرت امام حسن امام حسین کو
برابر جانتے ہیں یا ایک صاحبزادے کو دوسرے صاحبزادے سے زیادہ کہنا میں
مرشد امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ جو صلے کیے تاملان ماریے بخاویں زندہ رہن راہ
باویں اور علی کو راہ بناویں سو اس میں سے شیعوں کی اول حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

△

بہت کیا اور اس نام پر بھی کارفرما نہ کرنا نزدیک امام حسین رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں
 کہ لا یحضر والہ لکھنا ہی کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ کاک کتنا بجا تھا کہ
 نہیں روا تھا اور حضرت امام حسین کی اولاد میں کسی کو شیعہ نہیں مانتے ہیں اور حضرت امام
 حسین کی اولاد میں کسی کو شیعہ نہیں مانتے ہیں اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں بھی
 حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں
 ہے ایمان شکر امامت کا خاصہ ہے اور حضرت عقیلہ باطنیہ کے نسب سے کہتے ہیں
 انکی اہل بیت کے ساتھ نہایت اچھے متنبہ کیا انکی بی زبان مبارک سے کہ خداوند تعالیٰ
 فرشتہ کتاب منتہی ہیں مظهر علی شیعہ کے آید سے کہ باقی کو اگر اندر آسمان پر ایک
 کلمہ گوہ یک پرست ہوں یا ک لکھنا ہی اور جو کہ گوہ برعاری میں سمجھ کر ناجا ہر لکھا
 ہی اور کربلا اور مدی اور وادی اور گوہ یک کبر و کونیا ک لکھنا ہی تہذیب
 طوسی نے لکھا ہی کہ خاندانی والد اپنے کفر و کفر کو اگر اندر لکھا گوہ یک ہوا اور امام
 اور اگر امام حسین رضی اللہ عنہ کے ذوالفنون طرف سے کہتے ہیں کہ مخصوص بر مقتی
 چونکہ لکھا ہو نماز و دست و دعا و است اور نماز میں اگر کورت کو لیت جاوے اور اپنے
 تناسل کو شہوت کے ساتھ اسکی جانب مخصوص بر لکھا و یہ یہاں تک کہ مدی را لکھ
 میں لکھ لکھ جو طوسی مجتہد کہ نزدیک نماز و دعا اگر دور سے میں لکھ لکھ کے اکثر
 مجتہدین کہ نزدیک اولاد دور سے کہ فاسد لکھ اور اگر باقی میں طوطا اسلکھ
 لکھ و کہ باقی کھتی طرف سے اندر نماز یا شاعر کو زبان پر لکھ و روزہ فاسد لکھ
 اور کفارہ دنیا آویہ اور بعضی علماء کہتے ہیں جو کوئی روزہ نہیں چڑھا تو اسے باطل
 نہا جیادے لکھا ہی روزہ نماز سے کہ لا یحضر والہ لکھنا ہی کہ اگر جو روزہ لکھ

اولاد جائز لکھتے ہیں اور خود ہی کہتے ہیں کہ اور متعہ و زنا کہ متراوی ایک مرتکب
 سنا کہ ایک رات میں شکر کریں اور سب ماری باری لکھ لکھنے ران مکتبہ و ہرین ملاو
 روزانہ کے جائز لکھتے ہیں اور جو جب لکھ لکھنا کہتے ہیں کہ اگر اور اس سے کہ بچا
 ہو اور ایک دعوت کرتے کہ بچہ ماری لکھ لکھنا دعوت لکھ لکھنا کہتے ہیں کہ بچہ ماری
 سب لکھ لکھنا لکھنا اور نام لکھ لکھنا لکھنا کہ نام پر قہر آوے وہ شخص شکر کا بچہ باوے اور
 خلیفہ فرج یعنی لکھ لکھنا کہ جسک بیت سے لکھ لکھنا ماری اور اور ورت بہا ہی
 واسطے یہ لکھ لکھنا کہ ناجا ہر لکھتے ہیں اور کہ حجاز لکھ لکھنا کہتے ہیں کہ حجاز لکھ لکھنا کہ
 حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کرتے ہیں یعنی حضرت امام جعفر صادق رضی
 اللہ عنہ کے کہ لکھ لکھنا ہمارے حضرت لکھ لکھنا ہمارے واسطے ہی لکھ لکھنا ہی
 میں جماعت کہ امام ہمارے واسطے ہی اور متعہ کہ تعریف میں لکھ لکھنا ہی لکھ لکھنا ہی لکھ لکھنا ہی
 مرتبہ متعہ کہتے ہیں مرتبہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ مرتبہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ
 مرتبہ شہر خدا کا جو ہے کہتے ہیں کہ مرتبہ لکھ لکھنا کہتے ہیں کہ مرتبہ لکھ لکھنا کہتے ہیں کہ
 اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ چار مرتبہ سے زیادہ کہتے ہیں انبیاء سے ہی مرتبہ زیادہ
 شہنشاہی اور لکھنا ہی کہ حضرت محمد رسالت صلعم نے فرماتے ہیں جو کوئی امام
 متعہ لکھ لکھنا کہتے ہیں کہ بدعت نامک لکھنا ہو محسوس ہو کہ دعوت میں لکھ لکھنا
 اور متعہ کہتے ہیں کہ لکھ لکھنا کہتے ہیں کہ لکھ لکھنا کہتے ہیں کہ لکھ لکھنا کہتے ہیں کہ
 عہد نامی تو اسب حج و عمرہ کا یا تا ہی جب دعوت فراموش کر لکھ لکھنا کہتے ہیں کہ لکھ لکھنا کہتے ہیں کہ
 غصہ سے فرشتے بنتے ہیں اور قیامت تک فرشتے خود کہتے ہیں کہ لکھ لکھنا کہتے ہیں کہ لکھ لکھنا کہتے ہیں کہ

محل کو جو کہ لیا غلط ہی ہونے ہی شاہ کو جو شیوہ کیا تھا جنگ کی طرف کیوں
جاکہ اسے کہتے ہیں کہ نکالی گئی جنگ یا جب خان سے پورا اساتوہ پوچھنا
کہنے لگا جزو نہ ہینکے یہ ہے جند اندر لو و در کی باتو میں لگا یا ہینکے
جیسا یا نکلیں اسنادیکہ امر اسے جب کہ نہ کہ آیا لاجار ہو کہ نہ یا بلکہ لاجا ہادی
کن و غن لکھا ہی کہ جس محل سے شہر میں دہلی راہ دور دور شہر ہی رہنے میں
راکہ یکہ سنی کو باوے کو شیوہ کو غن ہی کہ سنی کا قتل بجا لاوے اگر شیوہ اسے مقام
برجہری رہنے میں دہلی اور سنی کو قتل کر لیا و غن میں بڑ لیا میرے میں
چہری ہی اسنادیکے میں ہر روز اب سے پوچھنا تھا اب لکھتے ہیں وہی لو لگا
میرے دل کا کہنکے کیا لگا اس محل سے شہر میں دن کی راہ دور تھا جو کہ
آگ کی طرح آگ کا قتل کو راہ تھا بلکہ آگ کا جین غلط تھا لاجار نہ میرے میں سے
جنگ کی طرف دور لگا چہری کو اسنی کہتے نکالی گئی جنگ آیا یا آگ کا خون
وینے ہر روز آگ کا خون اور آگ کا قتل کہنے میں جو غن ہو لگا اس سے نہات ہوں
اسے عقابہ دور سالی اور داسیات شیوہ کے ٹکڑے اب اور طرح سے آگ کا
اور بعض نہات اب اس سے زیادہ اگر غن ہی اسے کہتے اب تاؤ لگا اور غن
مور بڑھاؤ لگا جو غن ہو لگا اسنی باہیں شیوہ آگ کی غنات بر غن آگ کا ان لوگوں
سے کہیں محبت سے ہی نہ ہو لگا اور آگ کی باتوں پر کان نہ دہر لگا ہند خیر سے
کا جو اصل و غن ہی غلط صلح علی مرے رضاعہ ہونے اساتوہ میرا لورے سلطان
اہل حق سے بہ عقیدہ اور ہم حال ہو اس فرقہ کو کوئی سلطان غن لورے فرقہ

کا کلمہ خاتمہ بالحمد للہ رب العالمین ہو میرے رب میری خدائیں بدو عین علی
 کہ امامیہ جو کہتے ہیں کہ شیوہ علی علیہ السلام میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رہنے کے
 بیٹے برابر بعض کلمہ فارسی میں اسکی تصدیق مائے اور لکھا اس کلام
 بدو انجام کی وجہ بتلائیے حضرت سنی اور حب علی کے عدد برابر ہیں بلکہ
 حب علی ہو وہ سنی نہیں ہم ایسے دلوں دیکھتے ہیں تم بھی ایسے دلوں دیکھو
 خدا کو اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کلمہ کے ساتھ راہی برابر بعض سنی کہیں خارجی
 کا فریضی والا اللہ بعض کہتے ہیں سو امامیہ جو اکی پھائی ہیں نامی بعض کی
 نسبت شیوہ کا طرف کرتے ہیں ہمارے مذہب میں ال عباد اجمعہ سے
 راہی برابر ہی بعض کہنے کو اور اتفاق میں اس مسئلہ پر مقدمہ میں اور مضامین
 اہل سنت کا اتفاق میں اہل سنت خدا جل و علا کو جامع جمع صفات اور مزہ جہیدہ
 وغیرہ عبود اور ذوال سے جانتے ہیں فانی صاحب عبادات کا رازق سارے
 مخلوقات کا مائے ہیں جو علی امین شیوں کے نزدیک ملک مغرب الہ علیہ السلام
 سب ہیں تعلیم مائے ہیں کسی آدمی کے شاکر نہیں مگر انبیاء و اولیاء کی
 طرف سے بائیں سلیمان سے ہیں قرآن خدا جل و علا کا کلام سبحانی تر ہے
 کہتے سے محفوظ علی سند سے خدا کے جو ایمان رکھتے ہیں اسکی کلام تر ہے
 بتر ہے میں ماجور و محفوظ ہیں انبیاء کو اہل سنت معصوم کامل پاک خدا بعض
 مائے ہیں سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب مخلوقات سے افضل

جانتے ہیں سید المرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام تجارت نزدیک خطہ لکھنؤ کا
 خوف رکھتے تھے جو حق تھا خدا میں دوسری کہنے کے احکام اللہ جل جلالہ میں
 سے جو لایہ بندہ کم و کاست لکھنؤ کے رفاقت کے سبب لکھنؤ کے کبھی کسی
 بات میں تعلق نہیں لکھتے اور کسی خوف سے حق نہیں جیسا ہے لاکھوں آدمی
 حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رویت میں خوف سے اس میں لکھنؤ کے کبھی
 نہ لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 کا سنا نہ دے جانی و مال انہا حضرت بر تقدیر کے اہل سنت کے نزدیک سارے
 صحابہ کرام کا کچھ سے محفوظ مجتہد عالم نے لکھنؤ کے سب سے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 ان سبکی محبت لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 کا اور ان ہی انہی خلفاء و راشدین علیہم السلام کا زمانہ لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 یعنی ارضی محمد مصطفیٰ اور خدا انہا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے نزدیک
 میں قائم الخلفاء و راشدین علیہم السلام کی انہی اور اہل بیت علیہم السلام کے
 تقدیر کے صحابہ سے سید مصاف کہنے کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 ولایت میں سے کہہ لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 اور انہا میں کبھی تعلق نہیں کرتے دینا کو خدا جل و علا کے واسطے لکھنؤ کے
 خلافت ہی چند سال جو کہنے خدا کا دوسرے کہنے دن رات خدا کی عبادت
 میں گذران تھے خدا کا حکم یا کسی خاطر نہیں کرتے نہ لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 مانتے تھے حضرت فی ثی عمارت مذہب میں خاوی جس سب لکھنؤ کے لکھنؤ کے

اللہ تعالیٰ

لکھنؤ کی مسجد جان و دل صاحب لکھنؤ کے حضرت علی علیہ السلام کی عبادت
 سے مستفید رہے روایات لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 نہ لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 کی عبادت کرتے تھے مولیٰ اللہ رسول کے کسی طرف یہاں نہیں دے رہے
 بعض حدیث اس میں تھا نصیحت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 ہی اس طرح لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 جانتے ہیں کہ لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 یہ عبادت لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 جو لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 امام حسین رضی اللہ عنہ کی لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 باقی ان دونوں صاحبوں کی اولاد و املا میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
 جس میں تھے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 مانتے ہیں کسی طرح نہیں کرتے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 بہلہ انصاف کو فرس مذہب میں صحابہ کرام سے حضرت لکھنؤ کے لکھنؤ کے
 ہو اور سبکی طہارت امامت کا اقرار ہو اور اسے بغض کو لکھنؤ کے لکھنؤ کے

۱۲



۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

بایستد بقدری که تو اعتبار تو
میکنند و اگر در عهد او خلق

نظم و علم

مجلس مقصود را بهیچ پایید

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

تو چشمم عرو
تو چشمم عرو

و من بعد از آنکه در این کتاب
مذکور شد که در این کتاب
مذکور شد که در این کتاب
مذکور شد که در این کتاب

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

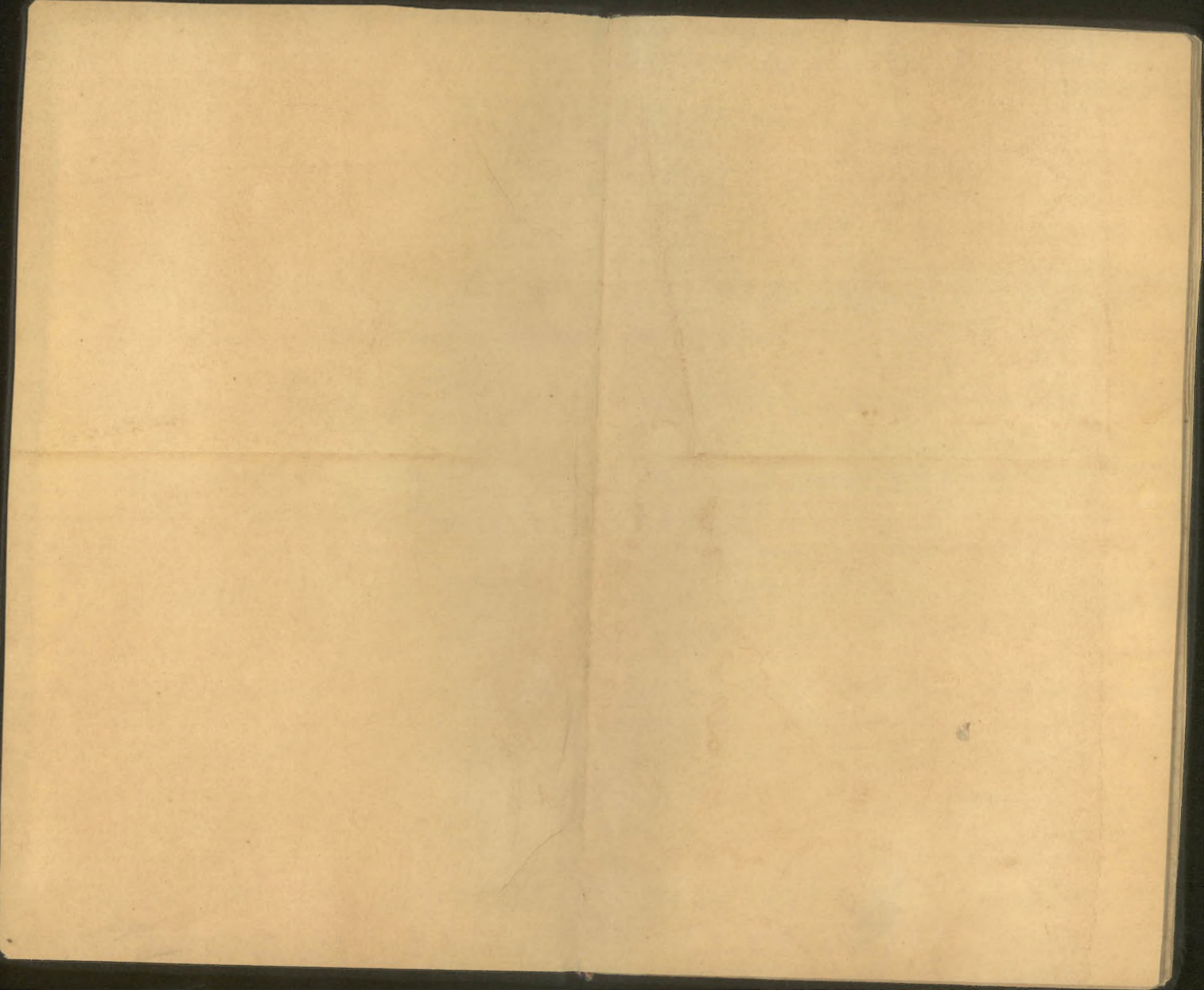
[illegible]

جانور و نیکار نماز چھال میں یا آئینہ میں جان یا مال کا نقصان کرین مضائقہ نہیں بلکہ سانسپ اور بچہ کا مارنا نماز میں بھی جائز ہے اور نماز مکروہ نہیں ہوتی اور اگر علی موزی ہو تیز چھوری سے بچ کرے اور جاندار کا جلا منع ہے مگر جو چار پایہ کہ طلی کیا جائے اور ماکول اللہم ہو اس کے کو بیج کر کے جلا میں مسئلہ اگر فرجائے میں ہی بے اجازت مان یا پکے اور اقباس اور مولی کے اور شوہر کی سفر درست نہیں اور اگر دین یا دنیا کا نفع ہے مضائقہ نہیں مسئلہ غیر خدا کے تعظیم اس طرح سے کہ خدا کی عبادت مشابہ ہو حرام ہے اور او شاد کا حق خواہ علم ظاہری کا استاد ہو خواہ علم باطنی کا مان یا پکے حق پر مقدم ہے مسئلہ انبیا اور علما اور محرم اور غازی اور مان یا پکے اور استاد کی تعظیم موجب ثواب ہے مسئلہ مان یا پکے کے قدم چومنا مباح ہے اور اسے سوا کسی دوسرے کے قدم چومنا حرام ہے اس کا حلال جاہننے والا کا فر بھی حیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے جناب رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس اگر عرض کی یا رسول اللہ میں قسم کھاتی تھی کہ استنانہ جنت اور حور عین کی خسار پر پوسہ دوں گا آپ نے فرمایا کہ مان

مضائقہ نہیں

باب







خطی